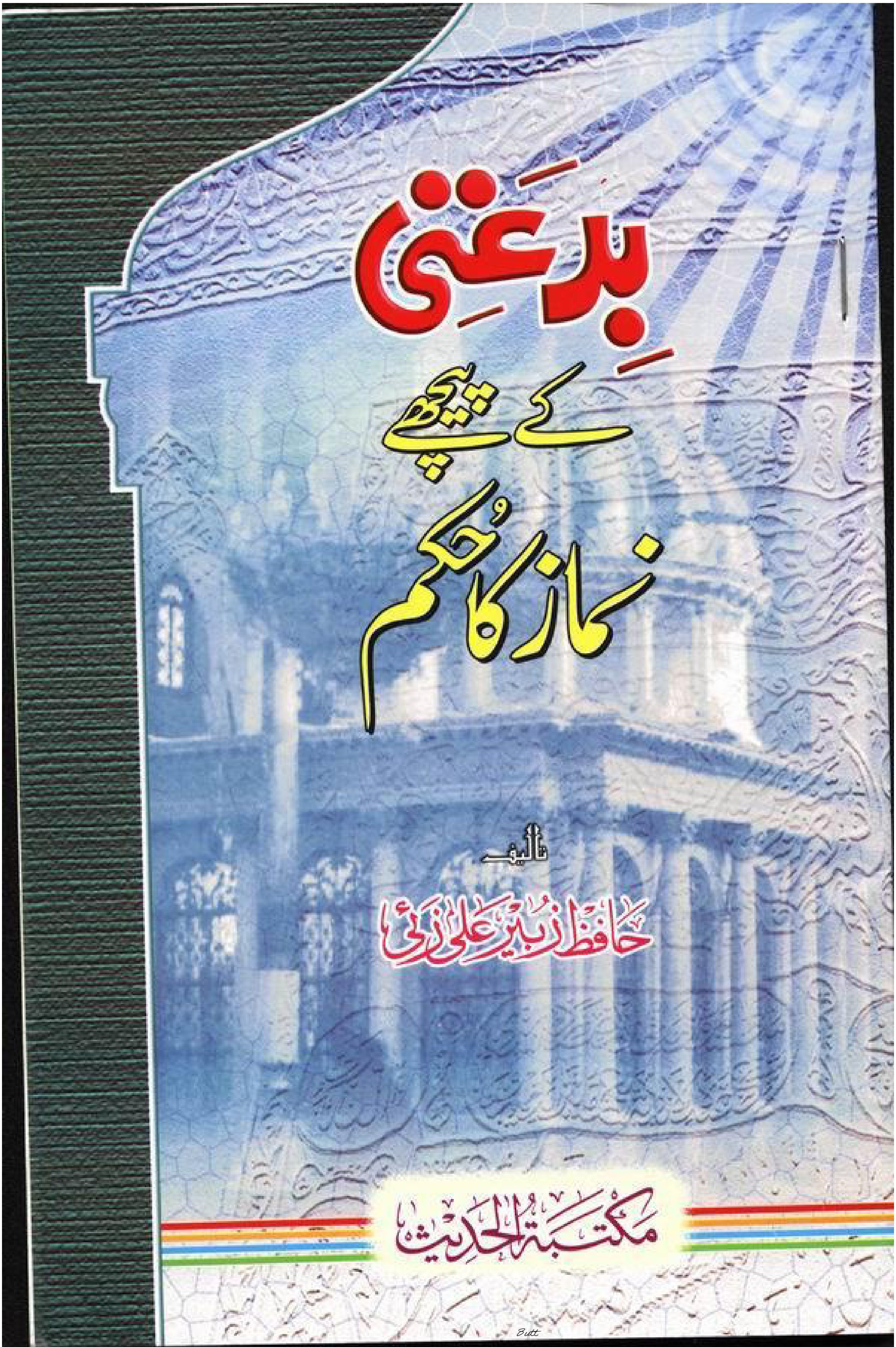

بدعتی
کے پیچھے
نماز کا حکم
تالیف
حافظ زبیر علی زئی
مکتبة الحدیث

فہرست

عنوان صفحہ نمبر

گستاخیاں

اندھی تقلید

اہل الحدیث سے بغض

ختم نبوت پر ڈاکہ

گمراہی کی طرف اعلانیہ دعوت

انکارِ حدیث

نماز کی خلاف سنت

قرآن وحدیث کی غلط تاویلیں اور تحریفات

پیش لفظ

اسلام میں نماز کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے جب کوئی شخص توحید و رسالت کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں، اسلام میں اس بات کا کوئی تصور بھی نہیں کہ کوئی شخص مسلم ہونے کا دعوی دار ہو اور وہ نماز ادا نہ کرتا ہو، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں منافقین اپنے نفاق کو چھپانے کے لئے نماز کو با جماعت ادا کیا کرتے تھے، اسلام میں جہاں نماز کی اس قدر اہمیت ہے وہاں اسے سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ادا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ خلافِ سنت کوئی عمل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد"

جس کسی نے ایسا عمل کیا کہ جس کا حکم ہم نے نہیں دیا اس کا وہ عمل مردود ہے۔ (صحیح مسلم ۱۷۱۸)

اسی طرح نماز بھی اس شخص کی اقتدا میں ادا کرنا ضروری ہے جو عامل بالسنہ، ہو امام کے عقائد و نظریات اور اعمال قرآن وحدیث سے متصادم ہوں تو ایسا شخص سرے سے امامت کا اہل ہی نہیں، اس مسئلہ پر تمام اہل السنہ اور اہل الحدیث (کے جمہور) علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بدعقیدہ اور بدعتی شخص نماز پڑھا رہا ہو تو اس کی اقتداء میں نماز ادا نہیں ہوگی۔ بدعتی سے مراد جھمیہ، خارجیہ، معتزلہ، روافض، مرجئہ وغیرہ ہیں، اور جو شخص عقائد میں ان فرقوں میں سے کسی کے ساتھ موافقت رکھتا ہے تو وہ بھی انہیں میں داخل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

المرء مع من أحب

آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے (بخاری)

اور اس کے پیچھے بھی نماز کا وہی حکم ہے کہ جو ان باطل فرقوں کا ہے۔

استاد محترم جناب حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ نے کافی محنت اور عرق ریزی سے ایسے حوالہ جات اکٹھے کئے جن سے انہوں نے ثابت کیا کہ اہل البدعۃ کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی، اسی طرح انہوں نے موجودہ دور کے مقلد فرقہ دیوبندیہ کے باطل عقائد و نظریات کو بھی دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان حضرات کے عقائد اور نظریات بھی ان باطل فرقوں کی طرح ہیں بلکہ انہوں نے مختلف باطل فرقوں کے عقائد و نظریات کو اپنا (کر چوں چوں کا مربہ بنا) رکھا ہے جس کی وجہ سے تمام باطل فرقوں کے عقائد اس فرقہ کے نظریات میں شامل ہو گئے۔

موصوف نے اس موضوع پر ایک دوسری کتاب ''اکاذیب آل دیوبند'' کے نام سے ترتیب دے رکھی ہے جو عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے (ان شاء اللہ) موصوف بلاشبہ موجودہ دور میں سلف کا ایک نمونہ ہیں اور قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ وہ عمل سلفِ صالحین پر عمل پیرا ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو طویل عمر اور صحت کاملہ عطاء فرمائے اور تمام طرح کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمائے تاکہ قرآن و حدیث کی تحقیق پر جو کام انہوں نے شروع کر رکھا ہے وہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: ابو جابر عبداللہ دامانوی ۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

سوال: کیا دیوبندی عقیدے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

(ذوالفقار بن ابراھیم الاثری متعلم الجامعۃ الاسلامیہ، مدینہ منورہ)

الجواب:

الحمد لله رب العالمين ، والصلوۃ والسلام علی رسوله ا لأمين ،أمابعد :

دین اِسلام کے ارکان خمسہ میں سے دوسرا بنیادی رکن: الصلوۃ (نماز) ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واقیموا الصلوۃ وآتو االزکوۃوارکعوا مع الراکعین

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (سورۃ البقرۃ:۴۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فأخبر هم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم

پس انھیں خبر دے دو کہ بیشک اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں

(صحیح البخاری:۲:۱۳۷۲وصحیح مسلم:۳۱/۹۱)

یہ پانچوں نمازیں با جماعت امام کے پیچھے پڑھنی چاہئیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا:

هل تسمع النداء بالصلوة ؟

کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے؟

اس آدمی نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿فأجب﴾

پس اس کا جواب دے (یعنی نماز مسجد میں امام کے ساتھ پڑھ)

(صحیح مسلم:۶۵۳وترقیم دارالسلام:۱۴۸۶)

اس حکم اور دیگر دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ (صحیح العقیدہ) امام کے پیچھے نماز با جماعت پڑھنا لازمی ہے اِلا یہ کہ عذر شرعی ہو۔

اگر امام صحیح العقیدہ نہ ہو، بدعتی ہو تو اس کے بارے میں مسئلہ ذرا تفصیل طلب ہے۔

بدعت کی اقسام

بدعت کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

ا: بدعتِ صغری مثلاً تشیع المتقدمین [کتشیع عبدالرزاق بن همام وغیرہ]

۲: بدعت کبری [کالرفض] دیکھئے میزان الاعتدال ج ا ص ۵،۴ وھدی الساري ص ۴۵۹

بدعت صغری والے کی روایت مقبول ہے بشرطیکہ وہ ثقہ وصدوق ہو۔

بدعت کبری کی دو قسمیں ہیں۔

ا: بدعت مفسقہ [كبدعة الخوارج وغيرهم]

(دیکھئے فتح الباری ج ۱۰ ص ۴۶۶ وھدی الساري ص ۳۸۵)

۲: بدعت مکفرہ [كبدعة الجهمية وغيرهم]

اگر بدعت مکفرہ ہو تو ایسے شخص کی روایت مردود ہوتی ہے۔

(دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر ص ۸۳ نوع: ۲۳)

محدث سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ کا فتوی:

مشہور ثقہ محدث سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ نے فرمایا:

"الجهمية كفار لا يصلى خلفهم"

جہمیہ کفار ہیں۔اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

(مسائل احمد روایۃ ابی داود ص ۲۶۸، السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۹، شرح السنۃ للالکائي ج ۲ ص ۳۲۱ ح ۵۱۷)

اس روایت کی سند صحیح ہے۔زہیر بن نعیم البابی کو عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ابن حبان (الثقات ۲۵۶/۸) نے

ثقہ قرار دیا ہے۔ والحمدللہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتوی:

امام اہلِ سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اہل البدع کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

" لایصلی خلفهم مثل الجهمية والمعتزلة "

جہمیہ اور معتزلہ جیسوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

(کتاب السنۃ لعبداللہ بن أحمد بن حنبل ج ا ص ۱۰۳ فقرہ: ۶)

صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ: **" قلت : من خاف أن يصلي خلف من لا يعرف ؟ قال : يصلي فإن تبين له أنه صاحب بدعة أعاد "** (مسائل صالح: ۴۵۲ ص ۱۱۹)

میں نے (امام احمد سے) کہا: جسے یہ خوف ہو کہ وہ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے جسے وہ جانتا نہیں؟ تو (امام احمد نے) فرمایا: وہ، نماز پڑھ لے۔ پھر اگر اسے معلوم ہو جائے کہ وہ (امام) بدعتی ہے تو (اپنی نماز کا) اعادہ کر لے۔

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کا فتوی:

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ نے فرمایا:

" لایصلی خلفهم "

ان (جہمیہ) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

(السنۃ لعبداللہ بن احمد ۱/۱۱۵ فقرہ: ۳۳ وسندہ صحیح)

امام یزید بن ھارون رحمہ اللہ کا فتوی:

محدث یزید بن ھارون رحمہ اللہ سے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

﴿ لا ﴾

یعنی ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

پوچھا گیا کہ کیا مرجئہ کے پیچھے نماز پڑھی جائے؟ تو انھوں نے فرمایا:

"إنهم لخبثاء"

بے شک وہ خبیث ہیں

(السنۃ ۱/۱۲۳ فقرہ:۵۵ وسندہ صحیح)

امام بخاری رحمہ اللہ کا فتوی:

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ما أبا لي صليت خلف الجهمي والرافضي أم صليت خلف اليهود والنصارى ---"

مجھے پرواہ نہیں ہے کہ جہمی ورافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود ونصاری کے پیچھے نماز پڑھوں؟

(خلق افعال العباد ص۲۲ فقرہ:۵۳)

یعنی جس طرح یہود ونصاری کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی مسلم (مسلمان) قائل نہیں اسی طرح جہمی اور رافضی کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوگی۔

امام زهیر بن البابی رحمہ اللہ کا فتوی:

زهیر بن البابی نے کہا:

"إذا تيقنت أنه جهمي أعدت الصلوة خلفه الجمعة وغيرها"

اگر تجھے یقین ہوجائے کہ وہ (امام) جہمی ہے تو اس کے پیچھے جمعہ وغیرہ کی نماز کا

اعادہ کرلے (یعنی دوبارہ نماز پڑھ)

(السنۃ ۱/۱۲۹ فقرہ:۷۳ وسندہ صحیح)

امام ابوعبید القاسم بن سلام اور امام یحیی بن معین رحمہما اللہ کا فتوی:

ابوعبید القاسم بن سلام اور یحی بن معین، دونوں: بدعتی کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز دہرانے کے قائل تھے۔ (دیکھئے السنۃ ۱/۱۳۰ فقرہ ۷۵ سندہ صحیح، فقرہ: ۷۶ سندہ صحیح)

ائمہ اہل سنت کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی بدعت شدید اور خطرناک ہو تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ اسی پر اہل سنت کا اجماع ہے۔

امام قوام السنہ رحمہ اللہ کا فتوی:

قال قوام السنة إسماعيل بن محمد بن الفضل الأصبهاني (متوفى ٥٣٥ھ): "وأصحاب الحديث لايرون الصلوة خلف أهل البدع لئلا يراه العامة فيفسدون بذلك"

(الحجة فی بیان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة ٢/٥٠٨)

یعنی امام قوام السنہ اسماعیل بن محمد بن فضل الاصبہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ:

"اور محدثین کرام اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل نہیں ہیں تاکہ عوام الناس گمراہ نہ ہو جائیں،،

بدعتی کے بارے میں فرمان رسول اللہ ﷺ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الاسلام﴾

جس نے بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی

(کتاب الشریعہ للآجری ص ۹۶۲ ح ۲۰۴۰)

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری کے استاد العباس بن یوسف الشکلی کے بارے میں حافظ ذھبی اور حافظ الصفدی نے کہا:

﴿وهو مقبو ل الرواية﴾

اوراس کی روایت مقبول ہے

(تاریخ الاسلام للذھبی ج ۲۳ ص ۴۷۹ والوافی بالوفیات ج ۱۶ ص ۳۷۳، توفی سنۃ ۳۱۴ ھ)

اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوکنے سے منع فرمایا ہے۔

(دیکھئے صحیح البخاری (۱۲۱۳) وصحیح مسلم (۵۴۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک امام نے قبلہ کی طرف تھوکا ہے تو فرمایا:

﴿ لایصلی لکم ﴾

یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے

(سنن ابی داود: ۴۸۱ وسندہ حسن وصححہ ابن حبان، الموارد: ۳۳۴)

اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

﴿ وحسبت أنه قال :إنك آذيت الله ورسوله ﴾

اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ اوراس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول کو تکلیف دینے والے کو امام نہیں بنانا چاہئے۔

ابن عمر رضی اللہ عنھما کی / بدعت اور بدعتی سے بیزاری:

مجاھد (بن جبر) تابعی شہیر فرماتے ہیں کہ:" میں ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے ظہر یا عصر کی اذان میں تثویب کہہ دی (یعنی الصلوۃ خیر من النوم پڑھا) تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

﴿ اخرج بنا ،فان هذه بدعة ﴾

ہمیں یہاں سے نکال لے جاؤ، کیونکہ بے شک یہ (مؤذن کا ظہر وعصر میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا) بدعت ہے (سنن ابی داود: ۵۳۸ وھو حدیث حسن)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بدعتی کے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔

(دیکھئے سنن الترمذی:۲۱۵۲ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب)

جو لوگ لا قدر (وغیرہ) کہہ کر تقدیر کا انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اعلان فرمایا:

فاخبرهم أني بريئٌ منهم وأنهم براء مني

انہیں کہہ دو کہ میں ان سے بری (بیزار) ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں (صحیح مسلم:۸)

دیوبندیوں کے چند خطرناک عقائد:

اہل بدعت کے بارے میں منہج اہل سنت کی اس وضاحت کے بعد عرض ہے کہ ہندوستان کا ایک شہر دیوبند ہے جس کی نسبت تین قسم کے لوگوں سے ہے۔

۱۔ دیوبند کا رہنے والا، چاہے ہندو ہو یا مسلمان

۲۔ مدرسہ دیوبند کا پڑھا ہوا یا فارغ التحصیل شخص

۳۔ علماء دیوبند کا ہم عقیدہ وہم مسلک شخص

اول الذکر ہماری اس بحث سے خارج ہے، ثانی الذکر اگر علمائے دیوبند کا ہم عقیدہ وہم مسلک نہیں ہے تو وہ بھی اس بحث سے خارج ہے، اور اگر ہم عقیدہ ہے تو اس کا وہی حکم ہے جو ثالث الذکر کا حکم ہے۔

ثالث الذکر کے بارے میں واضح ہے کہ المرء مع من أحب کی رُو سے اس کا اور علمائے دیوبند کا ایک ہی حکم ہے

علمائے دیوبند کے چند خطرناک عقائد بالاختصار پیش خدمت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوبند کی بدعت انتہائی شدید اور خطرناک ہے۔

۱: عقیدہ وحدت الوجود

حاجی امداداللہ ''مہاجر مکی'' نے کہا ہے کہ:

’’نکتہ شناسا مسئلہ وحدت الوجود حق وصحیح ہے، اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہہ نہیں ہے۔فقیر ومشائخ فقیر اور جن لوگوں نے فقیر سے بیعت کی ہے سب کا اعتقاد یہی ہے مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومولوی رشید احمد صاحب ومولوی محمد یعقوب صاحب، مولوی احمد حسن صاحب وغیر ہم فقیر کے عزیز ہیں اور فقیر سے تعلق رکھتے ہیں کبھی خلاف اعتقادات فقیر وخلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلک اختیار نہ کریں گے ‘‘۔ (شمائم امدادیہ ص ۳۲ وکلیات امدادیہ ص ۲۱۸)

وحدت الوجوہ کا مطلب یہ ہے کہ:

’’تمام موجودات کو اللہ تعالیٰ کا وجود خیال کرنا۔اور وجود ماسوی کو محض اعتباری سمجھنا جیسے قطرہ حباب، موج اور قعر وغیرہ سب کو پانی معلوم کرنا ‘‘ (حسن اللغات فارسی اردو ص ۹۴۱)

’’صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ کا وجود ماننا اور ماسوا کے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔‘‘ (علمی اردو لغت، تصنیف وارث سرہندی ص ۱۵۵۱)

حاجی امداد اللہ صاحب کے بارے میں اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہی عقائد ہیں جو اہل حق کے ہیں ‘‘

(امداد الفتاوی ج ۵ ص ۲۷۰)

قاری طیب دیوبندی، مہتمم ’’دارالعلوم دیوبند‘‘ نے کہا:

’’حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ، جو گویا پوری اس جماعت دیوبند کے شیخ طائفہ ہیں‘‘

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۲۰۶)

حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’ اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں‘‘ (کلیات امدادیہ/ ضیاء القلوب ص ۳۵، ۳۶)

حاجی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:’’ اور اس کے بعد اس کو ہو ہُو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیئے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے ‘‘

(کلیات امدادیہ ص۱۸)

سکیننگ صفحہ نمبر ۱۸

رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے لکھا کہ:

''یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں ۔تیرا ہی ظل ہے۔تیرا ہی وجود ہے، میں کیا ہوں ، کچھ نہیں ہوں اور جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک درشرک ہے۔استغفراللہ....'' (مکاتیب رشیدیہ ص۱۰ وفضائل صدقات حصہ دوم ص۵۵۶)

ضامن علی جلال آبادی نے ایک زانیہ عورت کو کہا:

''بی تم شرماتی کیوں ہو؟ کرنے والا کون اور کرانے والا کون؟ وہ تو وہی ہے''

(تذکرۃ الرشید ج۲ ص۲۴۲)

اس ضامن علی کے بارے میں رشید احمد گنگوہی نے مسکرا کر ارشاد فرمایا:

''ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے'' (ایضاً ص۲۴۲)

خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندی حضرات اس وحدت الوجود کے قائل ہیں جس میں خالق ومخلوق، عابد و معبود،اور خدا وبندے کے درمیان فرق مٹا دیا جاتا ہے .اس باطل عقیدے کے ابطال کے لیئے دیکھیئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب''ابطال وحدت الوجود والرد علی القائلین بھا''طبع لجنةالبحث العلمي ،الكويت

(۲) شرکیہ عقائد

حاجی امداداللہ صاحب اپنے پیر نور محمد جھنجھانوی صاحب کے بارے میں ''فرماتے'' ہیں کہ:

’’آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا بر ملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا‘‘

(شمائم امدادیہ ص۸۳،۸۴امدادالمشتاق،فقرہ:۲۸۸)

حاجی صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے کہ:

’’یارسول کبریا فریاد ہے یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا (۱) فریاد ہے‘‘

(کلیات امدادیہ ص۹۰،۹۱)

سکیننگ صفحہ نمبر، ۹۰، ۹۱،

....

(۱) اس قسم کے نصوص دیوبندیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی محمد حنیف خالد دیوبندی صاحب مخلوق کے لیئے مشکل کشا کا لفظ جائز قرار دینے کے لیئے لکھتے ہیں کہ:’’اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے بندوں کی مختلف اسباب کے ذریعے مدد کرتا ہے۔ کیونکہ دنیا دارالاسباب ہے۔ یہاں اسباب کو اختیار کیئے بغیر عام طور پر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ اب جس سبب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے یا کوئی مشکل حل کی ہے، اصل مددگار اور مشکل حل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے مگر محض آلہ اور واسطہ کے درجے میں اس سبب کو بھی مددگار اور مشکل حل کرنے والا کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل کے محاورے میں بھی ایسا کہہ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہمارا بڑا ہی حمایتی اور مددگار رہے، فلاں شخص نے ہمارا فلاں مشکل مسئلہ حل کرادیا ہے، یہاں یہ کہنے والا شخص یقینی طور پر اصل اور ذات کے اعتبار سے تو حمایتی ، مددگار اور مشکل حل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھتا ہے مگر صرف اسباب کے درجے میں اس شخص کو بھی حمایتی، مددگار اور مشکل حل کرنے والا کہہ دیتا ہے، شرعاً اس طرح کہنا کوئی ناجائز یا شرک وکفر نہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب فرماتے ہیں کہ:

سکینگ صفحہ نمبر ۱۹۴

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ص ۱۹۴ طبع تاج کمپنی لاہور، کراچی)

زکریا کاندھلوی تبلیغی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ: صاحب قرآن (ﷺ) نے ایک شخص کو فرمایا:

''یہ تیرا باپ بڑا گناہ گار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے''

(تبلیغی نصاب ص ۹۱۷ فضائل درود ص ۱۱۳)

(۳) جہمیہ اور مرجئہ کی موافقت

اشرف علی تھانوی صاحب نے فرقہ جہمیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

ہے بلکہ جائز ہے'' (فتوی ۹/ ذوالحجۃ ۱۴۲۲ھ، ص ا غیر مطبوعہ)
بعینہ یہی عقیدہ بریلویوں کا ہے۔ محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ '' لیکن دیوبندی بریلوی اختلاف کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں ہے '' (اختلافِ امت اور صراط مستقیم ج ۱ ص ۳۸)

''اور جہمیہ [1] جو ایک فرقہ اسلامیہ ہے وہ ان سب امور میں تاویل کرتے ہیں ۔مثلاً ید اللہ فوق ایدیھم میں ید سے مراد قوت کہتے ہیں ۔اور متاخرین نے ان مبتدعین کے مذھب کو اختیار کیا ہے ایک خاص ضرورت سے اور وہ یہ ہے کہ نصاری کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔.''

(تقریر ترمذی للتھانوی ص ۲۰۳،۲۰۴)

خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی صاحب آیاتِ صفات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''اس قسم کی آیات میں ہمارا مذھب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے ،یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے ''

(المھند ص ۴۲ جواب سوال:۱۳،۱۴)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں نے جہمیہ کا مذھب اختیار کیا ہے۔امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ:

ولا يقال إن يده قدرته أو نعمته لا ن فيه ابطال الصفة وهو قول اهل القدر والا عتزال ولكن يده صفته بلا كيف

اور یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کے ہاتھ سے مراد قدرت یا نعمت ہے

کیونکہ اس میں صفت کا ابطال ہے اور یہ قول قدریوں اور معتزلہ کا ہے۔لیکن اس کا ہاتھ اس کی صفت ہے بغیر کیفیت کے (الفقہ الاکبر مع شرح القاری ص ۳۶،۳۷)

....

(۱) یہ فرقہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے.حافظ ذھبی رحمہ اللہ،جہم بن صفوان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:''وكان ينكر الصفات وينزه الباري عنها بزعمه ويقول بخلق القرآن ويقول :إن الله فى الأمكنة كلها ''

وہ صفات کا انکار کرتا تھا اور اپنے زعم میں باری تعالیٰ کو ان سے منزہ قرار دیتا تھا خلق قرآن کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ اللہ ہر جگہ میں موجود ہے (سیر اعلام النبلاء ۶/۲۶،۲۷)

مرجیئہ کی طرح دیوبندی حضرات :ایمان میں زیادتی اور نقص کے بھی قائل نہیں ہیں اُن کے نزدیک ایمان فقط تصدیق قلب کا نام ہے دیکھئے حقانی عقائدالاسلام ص ۱۲۳ تصنیف عبدالحق حقانی وپسند فرمودہ محمد قاسم نانوتوی صاحب۔

مفتی محمد حسن گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

"خداہر جگہ موجود ہے،، (ملفوظات فقیہ الامت ج ۲ ص ۱۴)

اپنے اس باطل عقیدے پر مفتی مذکور نے جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''ابن جوزی سے کسی نے پوچھا کہ خدا کہاں ہے تو فرمایا کہ ہر جگہ ہے '' (ایضاً ص ۱۴)

اس کذب وافتراء کے سراسر برعکس حافظ ابن الجوزی نے جہمیہ کے فرقہ ملتزمہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

والملتزمة جعلوا الباري سبحانه وتعالیٰ في كل مكان

ملتزمہ نے باری سبحانہ وتعالیٰ کو ہر جگہ (موجود) قرار دیا ہے

(تلبیس ابلیس ص ۳۰ اقسام أهل البدع)

(۴) اکابر پرستی اورغلو

دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے بارے میں سخت غلو کرتے ہیں۔مولوی محمد الیاس دیوبندی، بانی جماعت تبلیغ کی نانی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب وغریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ''

(تذکرۃ مشائخ دیوبند، حاشیہ ص ۹۶، تصنیف مفتی عزیزالرحمٰن)

اس ٹٹی کے بارے میں عاشق الٰہی دیوبندی میرٹھی نے لکھا ہے کہ:

'' پوتڑے نکالے گئے جو نیچے رکھ دئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد اور عورت تعجب کرتا تھا چنانچہ بغیر دھلوائے اُن کو تبرک

بنا کر رکھ دیا گیا (تذکرۃ الخلیل ص ۹۶، ۹۷)

پاخانہ کو دیوبندیوں کا تبرک بنا کر رکھنا تو آپ نے پڑھ لیا اب زکریا تبلیغی صاحب کا قول پڑھئے:

"لیکن مجھ جیسے کم علم کے لیئے تو سب اہل حق معتمد علماء کا قول حجت ہے"

(کتب فضائل پر اشکالات اور اُن کے جوابات ص ۱۳۴)

اہل حق سے، ان کے نزدیک مراد علماءِ دیوبند ہیں۔ اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

"اور دلیلِ نہی ہم مقلدوں کے لیئے تو فقہاء کا فتوی ہے اور فقہاء کی دلیل تفتیش کرنے کا ہم کو حق حاصل نہیں" (امداد الفتاوی ج ۵ ص ۳۱۳، ۳۱۴)

(۵) گستاخیاں

☆ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی (۱) ایک صحیح حدیث کا مذاق اُڑاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"لیکن آپ نماز پڑھتے رہے اور کُتیا سامنے کھیلتی رہی، اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی" (مجموعہ رسائل ج ۳ ص ۳۵۰ طبع ستمبر ۱۹۹۴ء)

میں نے جب اپنے طویل خط "امین اوکاڑی کا تعاقب" میں عبارت مِذکورہ کا حوالہ دیا تو اوکاڑوی نے اعتراض کی عبارت بدل کر اسے کاتب کی غلطی قرار دیا دیکھئے ماھنامہ الخیر ملتان ج ۱۸ شمارہ ۴ ص ۴۱، جولائی ۲۰۰۰ء ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ حالانکہ عبارت مِذکورہ کاتب کی غلطی نہیں ہے بلکہ امین اوکاڑوی کی کتاب "غیر مقلدین کی غیر مستند نماز" ص ۴۳ فقرہ: ۱۹۸ مطبوعہ: المدنی دارالکتب سرے گھاٹ۔

حیدر آباد اور "تجلیات صفدر" ج ۵ ص ۴۸۸ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ، از نعیم احمد دیوبندی ملتانی استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان، میں بھی موجود ہے۔ تجلیات صفدر ج ا ص ۲۹ پر محمد نعیم ملتانی کے

(۱) دیوبندیوں کی معتبر کتاب "علمی مجالس" میں لکھا ہوا ہے کہ سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ الاسلام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے ایک شخص کو اپنی مجلس سے نکال دیا تھا جس کے بارے میں انہیں یقین ہو گیا تھا کہ امین اوکاڑوی کا شاگرد ہے (دیکھئے ص ۲۶۱)

لئے اشاعت کا اجازت نامہ از حکم محمد امین اوکاڑوی ،۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ موجود ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ اوکاڑوی صاحب کا اسے کاتب کی غلطی قرار دینا خود اُنکے قلم سے منسوخ اور غلط ہے۔

☆ ابو بلال محمد اسماعیل جھنگوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

" نماز میں اقعاء خود رسول پاک ﷺ سے ثابت ہے (ترمذی ج ۱ ص ۳۸ ،ابوداود جلد ۱ ص ۱۲۳) لیکن (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۹۵) پر اسے عقبۃ الشیطان کہا گیا ہے۔ ......دیکھیں اپنے کئے ہوئے فعل کو شیطان کہا جا رہا ہے"

(تحفہ اہلِ حدیث (۲) ص ۱۲۱)

حالانکہ جس اقعاء کو عقبہ شیطان کہا گیا ہے وہ اقعاء رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے جو اقعاء ثابت ہے وہ دوسرا اقعاء ہے .عقبۃ الشیطان والا اقعاء قطعاً نہیں ہے۔ دیکھئے محولہ کتابوں کی شروح ،لہٰذا جھنگوی کا قول مذکور، رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہے۔

☆ نبی ﷺ بعض اوقات سری نمازوں میں ایک دو آیتیں جہراً پڑھ دیتے تھے اس کے بارے میں اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق کی حالت غالب ہوئی تھی جس میں یہ جہر واقع ہوجاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے"

(تقریر ترمذی ص ۱۱۷)

یہ چند حوالے بطور نمونہ لکھے گئے ہیں ورنہ دیوبندیوں کی گستاخیاں بہت زیادہ ہیں۔

☆ حسین احمد ٹانڈوی مدنی نے کہا:

"اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں"

(توضیح الترمذی ج ۱ ص ۴۳۶)

مزید لکھتے ہیں:

" کیونکہ بعض کے راوی عبادہ ہیں جو کہ مدلس ہیں" (ایضاً ص ۴۳۷)

صحابی رسول ﷺ کو مدلس قرار دینا بہت بڑی گستاخی ہے۔

تنبیہ: امام شعبہ سے یہ قول بالکل ثابت نہیں ہے کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ مدلس تھے۔

☆ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ کے بارے میں حسین احمد مدنی نے لکھا ہے کہ:

''الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا'' (الشھاب الثاقب ص ۴۲)

حسین احمد مدنی کے خلیفہ قاضی زاھد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''پاکستان میں بعض لوگوں نے یہ مشہور کردیا تھا کہ حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ نے بعد میں ان عقائد میں ترمیم فرمادی یا رجوع کرلیا تھا، حالانکہ یہ بات بالکل غلط اوراہل بدعت کی طرح افتراء ہے، حضرت کے یہی عقائد آخر تک تھے'' (چراغ محمد ص ۹۰، ۹۱)

مزید تفصیل کے لیئے دیکھئے میری کتاب ''اکاذیب آلِ دیوبند''

☆ زکریا کاندھلوی تبلیغی نے محدثین کرام کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''ان محدثین کا ظلم سنو!'' (تقریر بخاری ج ۳ ص ۱۰۴)

(٦) اندھی تقلید

تقلید کا مطلب یہ ہے کہ:

''بے سوچے سمجھے یا بے دلیل پیروی، نقل، سپردگی''

''بلادلیل پیروی کرنا، آنکھ بند کرکے کسی کے پیچھے چلنا، کسی کی نقل اُتارنا'' (القاموس الوحید ۱۳۴۶)

اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ:

''تقلید کہتے ہیں اُمتی کا قول ماننا بلادلیل.... اللہ اوراس کے رسول ﷺ کا حکم ماننا تقلید نہ کہلائیگا وہ اتباع کہلاتا ہے'' (الافاضات الیومیہ ج ۳ ص ۱۵۹ ملفوظ: ۲۲۸)

اس تعریف کو مدِنظر رکھتے ہوئے مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی کا بیان سُن لیں:

'' معہذا ہمارا فتوی اورعمل قولِ امام رحمہ اللہ تعالٰی کے مطابق ہی رہے گا۔ اس لئے کہ ہم امام رحمہ اللہ تعالٰی کے مقلد ہیں اور مقلد کے لیئے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلئہ اربعہ کہ ان سے استدلال وظیفئہ مجتہد ہے'' (ارشاد القاری ص ۴۱۲)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک قرآن، حدیث، اجماع اور اجتہاد سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔انور شاہ کشمیری صاحب نے ایک قوی حدیث کا جواب سوچنے کے لئے دس سال سے زیادہ کا عرصہ لگا دیا۔

(دیکھئے فیض الباری ج۲ص۲۷۵،العرف الشذی ج۱ص۱۰۷،معارف السنن ج۴ص۲۶۴درس ترمذی ج۲ص۲۲۴)

محمود الحسن دیوبندی صاحب نے صاف اعلان کیا کہ:

''آپ ہم سے وجوبِ تقلید کی دلیل کے طالب ہیں۔ہم آپ سے وجوب اتباعِ محمدی ﷺ و وجوب اتباع قرآنی کی سند کے طالب ہیں'' (ادلہ کاملہ ص۷۸)

شیخ مقبل بن ہادی الیمنی رحمہ اللہ نے کہا:

"التقليد حرام ،لايجوز لمسلم أن يقلد في دين الله.......،،

(تحفة المجيب على أسئلة الحاضر والغريب ص۲۰۵)

تقلید حرام ہے، کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ اللہ کے دین میں تقلید کرے۔

اور کہا:

"فالتقليد لايجوز والذين يبيحون تقليد العامي للعالم نقول لهم :أين الدليل ؟"

(أیضاً ص۲۶)

یعنی تقلید جائز نہیں ہے اور جو لوگ عامی (جاہل) کیلئے تقلید جائز قرار دیتے ہیں ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ (اس کی) دلیل کیا ہے؟ اور کہا:

" نصيحتي لطلبة العلم :الابتعاد عن ا لتقليد ،قال الله سبحانه وتعالى : لاتقف ما ليس لك به علم

(غارة الاشرطة على أهل الجهل والسفسطة ص۱۱،۱۲)

میری طالب علموں کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ تقلید سے دور رہیں اللہ تعالی نے فرمایا: اور جس کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ چل۔

(۷) اہل حدیث سے بغض

دیوبندی حضرات اہل حدیث سے سخت بغض رکھتے ہیں۔اشرف علی تھانوی صاحب اہلِ حدیث

کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''اس لئے احتیاط یہی ہے کہ اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے'' (امداد الفتاوی ج ا ص ۲۴۹)

اور اگر کوئی شخص اہلِ حدیث کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس کے لیئے تھانوی فتوی درج ذیل ہے:

''نماز حسبِ قواعد فقہیہ صحیح ہوگئی مگر احتیاط اعادہ میں ہے'' (امداد الفتاوی ج ا ص ۲۵۳)

اہلِ سنت کے ایک ثقہ امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۹ھ) نے اہلِ بدعت کی یہ (بڑی) نشانی بیان فرمائی ہے کہ وہ اہل الحدیث سے بغض کرتے ہیں۔

(دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث للحاکم النیسابوری ص ۴ وعقیدۃ السلف للصابونی ص ۱۰۲ وسندہ صحیح)

حال ہی میں دیوبندیوں نے بٹگرام، صوبہ سرحد، پاکستان میں ایک (سلفی) اہل حدیث مسجد شہید کردی ہے، اس المناک سانحے پر حضرو کے دیوبندی حضرات خوشی مناتے ہوئے بیان جاری کرتے ہیں کہ:

'' بٹگرام کی فضا کو خراب کرنے والے شرپسند ہیں۔ سرحد حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کاروائی کرے۔ ایک حجرے کو عبادت گاہ کا درجہ دے کر علاقے کی فضا کو فرقہ واریت سے لبریز کرنا سازش ہے۔۔۔ کچھ لوگ بیرونی امداد اور اشاروں پر وہاں فرقہ واریت پھیلانا چاہتے ہیں اور غیر مقلدیت کے نام سے نئے فرقے کی بنیاد ڈالی جارہی ہے...'' قاری عبدالرحمٰن، مولوی عبدالسلام مولوی رشید احمد، مولوی فضل واحد، قاری چن محمد، مولوی عبدالخالق، وغیرھم دیکھئے روزنامہ اسلام راولپنڈی ج ۱ شمارہ ۲۱۹، ۱۳ ذی الحجۃ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۵ فروری ۲۰۰۴ء

اخبار کا حوالہ

اہل حدیث سے دیوبندیوں کا بُغض کسی حوالے کا محتاج نہیں ہے ۔مداہنت والی پالیسی رکھنے والوں کو چاہئے کہ عصر حاضر میں ماسٹر امین اوکاڑوی ،ابوبکر غازیپوری،حبیب اللہ ڈیروی وغیرہم جیسے دیوبندیوں کی کتابیں دیکھیں جو کہ عام مارکیٹ میں دستیاب ہیں ۔کسی ایک کتاب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں ،دیوبندیوں کے اسلاف نے اہل حدیث کے خلاف ''نظم المساجد باخراج الوھابیین من المساجد'' نامی رسالہ لکھ کر اہل حدیث کو مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔واللہ من ورائھم محیط۔ یہ کتاب ''نظم المساجد'' مطبوع ومتداول ہے

تنبیہ:

اہل الحدیث سے بغض اور کتاب وسنت میں تحریفات کرنے والے اور بھی بہت سے فرقے ہیں مثلاً مسعود احمد بی.ایس۔سی (تکفیری) کی جماعت المسلمین ،ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی برزخی (تکفیری) کی جماعت جدید خوارج اور موجودہ تکفیری جماعتیں وغیرہ ،ان کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری بدعتی جماعتوں کا ہے ان کی اقتداء میں نماز جائز نہیں ہے ،ان تمام گمراہ فرقوں سے برأت اور علیحدگی ضروری ہے۔

(۸)ختم نبوت پر ڈاکہ

اہل حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب وغریب عقیدہ ہے۔محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند صاحب لکھتے ہیں کہ:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس ص ۳۴)

تنبیہ: اصول حدیث میں یہ مسئلہ مقرر ہے کہ نبی ﷺ پر پورا درود لکھنا چاہیئے صرف اشارہ کر دینا (مثلاً ص،صلعم) صحیح نہیں ہے دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح ص ۲۰۸،۲۰۹ وغیرہ

قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

'' تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔نبوت مکمل

ہوگئی وہی کام دے گی قیامت تک، نہ یہ کہ منقطع ہوگئی اور دنیا میں اندھیرا پھیل گیا''

(خطبات حکیم الاسلام ج ا ص ۳۹)

حالانکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ:

﴿ إن الرسالة والنبوة قدانقطعت ﴾

بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی

(سنن الترمذي:۲۲۷۲ وقال: صحیح غریب)

رہا یہ کہنا کہ'' اندھیرا پھیل گیا'' تو یہ طیب صاحب کی گپ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ دین اسلام کے ساتھ چاروں طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی ہے اور اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ والحمدللہ

اللہ کے نبی: عیسی بن مریم علیہما السلام کا قیامت سے پہلے بطور نشانی کے، آسمان سے نازل ہونا (کشف الاستار فی زوائد البزار ۱۴۲/۴ ح ۳۳۹۶ وسندہ صحیح) اس سے مستثنیٰ ہے۔ عیسی علیہ السلام، رسول اللہ ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے اور یہی عیسی علیہ السلام آسمان سے دمشق (شام) میں سفید منارے پر نازل ہوں گے۔ نیز دیکھئے میری کتاب'' القول الصحیح فیما تواتر فی نزول المسیح'' یاد رہے کہ کسی حدیث میں یہ بالکل نہیں آیا کہ عیسی بن مریم پیدا ہوں گے۔ پیدا ہونے والی بات غیر مسلم قادیانیوں کی گپ ہے جس کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

(۹) گمراہی کی طرف اعلانیہ دعوت

دلائل مذکورہ اور دیگر دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندیت ایک گمراہ فرقہ ہے۔ سلفی علماء نے دیوبندیوں کا بدعتی ہونا دلائل و براھین سے ثابت کیا ہے دیکھئے:

معجم البدع للشیخ رائد بن صبري بن أبي علفة ص ۹۵ والقول البلیغ في التحذیر من جماعة التبلیغ للشیخ حمود التویجري ،وجماعة التبلیغ عقیدتها وأفکار مشائخهاالمیاں محمد أسلم والسراج المنیر في تنبیه جماعة التبلیغ علی أخطاء هم للشیخ الدکتور

محمد تقي الدين الهلالي المراكشي ونظره عابرة اعتبارية حول الجماعة التبليغية للشيخ سيف الرحمٰن الدهلوي المورد العذب الزلال فيما انتقد على بعض المناهج الدعوية من العقائدواالأعمال للشيخ الإما م أحمد بن يحي بن محمد النجمي ص ٢٤٢-٢٥٧ وعليه تقريظ الشيخ صالح بن فوزان الفوزان وتقريظ الشيخ ربيع بن هادي المدخلي الجماعات الاسلامية في ضؤالكتاب والسنة بفهم سلف الأمة ص ٣٣٥ -٣٧٦ للشيخ أبي أسامة سليم بن عيد الهلالي ۔

درج ذیل کبار علماء نے دیوبندیوں وغیرہ کی جماعت کو بدعتی اور گمراہ قرار دیا ہے۔

۱۔الشیخ محمد بن إبراہیم آل الشیخ رحمہ اللہ (الجماعات الاسلامیہ ص ۳۷۷ والقول البلیغ ص ۲۸۹-۲۹۰)

۲۔شیخ الاسلام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ:

"قال في جماعة التبليغ وهى جماعة الديوبندين عندهم خرافات عندهم بعض البدع والشركيات فلا يجوز الخروج معهم إلا إنسان عنده علم يخرج لأن ينكر عليهم ويعلمهم"

(کشف الستار عما تحملہ بعض الدعوات من اخطار ص ۵۲)

۳۔محدث العصر امام البانی رحمہ اللہ قال: جماعۃ التبلیغ لاتقوم علی منھج کتاب اللہ وسنۃ رسولہ علیہ الصلوۃ والسلام وما کان علیہ سلفنا الصالح (کشف الستار ص ۶۲)

یہ چند حوالے بطور نمونہ لکھے ہیں ورنہ تمام کبار علماء ان دیوبندیوں وتبلیغیوں کی بدعت وگمراہی کی گواہی دیتے ہیں لہذا یہ ثابت ہوا کہ دیوبندی فرقہ بدعتی فرقہ ہے۔ دیوبندی حضرات اپنے فرقے کی طرف لوگوں کو تحریراً، تقریراً اور تمام ممکنہ طریقوں سے دعوت دیتے ہیں۔ بدعت کی طرف دعوت دینے والے شخص کی روایت اصلاً مردود ہوتی ہے۔ (دیکھئے کتاب المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۶۳، ۶۴)

تنبیہ:

زمانہ تدوین حدیث کا وہ راوی جس کی جمہور محدثین کرام نے توثیق کی ہے وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ نیز (دیکھئے التنکیل بما فی تأنیب الکوثری من الاباطیل ج ۱ ص ۴۲-۵۲)

چونکہ دیوبندی حضرات اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔لہذا اُصول حدیث کی رو سے ان کی روایت مردود ہے۔

(۱۰)انکار حدیث

گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے کہ اندھی تقلید کی وجہ سے دیوبندی حضرات (آل دیوبند) حدیث صحیح کا انکار کر دیتے ہیں۔مفتی رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے کہ:

''رجوع الی الحدیث وظیفۂ مقلد نہیں'' (احسن الفتاوی ج ۳ص ۵۰)

محمد تقی عثمانی دیوبندی نے تقلید شخصی پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

'' اور اگر ایسے مقلد کو یہ اختیار دیدیا جائے کہ وہ کوئی حدیث اپنے امام کے مسلک کے خلاف پا کر امام کے مسلک کو چھوڑ سکتا ہے۔تو اس کا نتیجہ شدید افراتفری اور سنگین گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہوگا''

(تقلید کی شرعی حیثیت ص ۸۷)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مقلد کا صرف یہ کام ہے کہ وہ حدیث کی طرف رجوع نہ کرے بلکہ صرف اپنے مزعوم امام کی طرف ہی رجوع کرے۔ورنہ حدیث پر عمل کرنے کی صورت میں وہ ''گمراہ'' ہو جائے گا(!)

محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے کہ:''لیکن سوائے امام اور کسی کے قول سے ہم پر حجت قائم کرنا بعید از عقل ہے'' (ایضاح الادلہ ص ۲۷۶طبع قدیم)

دیوبندیوں کے ہاں تقلید کی اس قدر اہمیت ہے کہ وہ تقلید کو کسی طور پر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتے چاہے قرآن وحدیث کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے جیسے مدت رضاعت میں وہ قرآنی حکم کے برخلاف ڈھائی سال کے قائل ہیں۔

(۱۱)نماز بھی خلاف سنت:

دیوبندیوں کی نماز سنت کے مخالف ہوتی ہے مثلاً بھول جانے کی صورت میں ان کا امام صرف ایک طرف:دائیں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرتا ہے جس کا کوئی ثبوت قرآن،حدیث،اجماع یا آثار

سلف میں نہیں ہے، یہ لوگ نمازیں بھی انتہائی لیٹ کر کے پڑھتے ہیں۔جس کا مشاہدہ ہر دیو بندی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

سورج کے انتہائی زرد ہوجانے کے بعد یہ عصر کی نماز پڑھتے ہیں۔

ایک صحیح کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر (صحیح العقیدہ) امراء (حکمران) نمازیں لیٹ کر کے پڑھیں تو اپنی نماز اول وقت میں پڑھ لینی چاہیے۔اور اسکے بعد اگر کوئی ان کے ساتھ نماز پائے تو دوبارہ نفل سمجھ کر پڑھ لے۔ (دیکھئے صحیح مسلم کتاب المساجد ح ۶۴۸)

علاوہ ازیں ان کے ائمہ اتنی جلدی اور تیز نمازیں پڑھاتے ہیں کہ الامان والحفیظ رکوع اور سجود میں تعدیل ارکان کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا، بلکہ نماز صرف ایک پریڈ معلوم ہوتی ہے، اور رمضان المبارک میں تراویح میں تو حد ہوجاتی ہے اور قرأت میں **یعلمون تعلمون** کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

(۱۲) قرآن وسنت کی غلط تاویلیں اور تحریفات

ہر سلفی العقیدہ آدمی جس کا دیوبندیوں سے ٹکراؤ ہے، اس کا مشاہدہ کرتا ہے کہ یہ لوگ قرآن وسنت کی غلط تاویلیں کرتے ہیں اور تحریفات کے مرتکب ہیں۔مثلاً

آیت:

﴿فاسئلو اهل الذكران كنتم لاتعلمون﴾

(پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے)

سے یہ لوگ مذاہب اربعہ میں سے ایک مذہب کی تقلید کا وجوب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس آیت کریمہ سے سلف صالحین میں سے کسی نے یہ استدلال نہیں کیا۔اور نہ سوال کرنا تقلید کہلاتا ہے بلکہ اس آیت کا واضح مفہوم یہی ہے کہ عدمِ علم کی حالت میں (بغیر تعین مذاہب اربعہ) علماء سے (کتاب وسنت کا) مسئلہ پوچھا جائے۔

دیوبندیوں نے تاویل مذکور کے ساتھ عوام الناس کو صراط مستقیم سے ہٹا رکھا ہے۔

جوشخص یہ سمجھے کہ امام مالک،امام شافعی،امام احمد اور امام ابوحنیفہ میں سے ایک متعین کا قول ہی صحیح ہے۔ اس کی اتباع کرنی چاہیئے دوسرے کی اتباع نہیں کرنی چاہیئے ،ایسے شخص کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”فمن فعل هذا كان جاهلاً ضالاً ،بل قد يكون كافر اً ، فانه متى اعتقد أنه يجب على الناس اتباع واحد بعينه من هو لاء الأئمة دون الإمام الآخر فإنه يجب أن يستتاب فان تاب وإلا قتل ،بل غاية مايقال انه يسوغ أوينبغي أويجب على العامي أن يقلد واحداً لابعينه من غير تعين زيد ولا عمرو ،وأما أن يقول قائل: إنه يجب على العامة تقليد فلان أو فلان فهذا لايقوله مسلم“ (مجموع فتاوی ج۲۲ص۲۴۹)

پس جوشخص ایسا کرے وہ جاہل گمراہ ہے بلکہ بعض اوقات کافر ہوجاتا ہے۔کیونکہ جب وہ یہ عقیدہ رکھے کہ لوگوں پر ان (چار) اماموں میں سے ایک متعین امام کی اتباع واجب ہے دوسرے (کسی) امام کی نہیں تو یہ ضروری ہے کہ اسے توبہ کرائی جائے اگر کرلے تو بہتر ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عامی کے لئے زید وعمرو کے تعین کے بغیر کسی ایک غیر متعین کی تقلید(۱) جائز،بہتر یا واجب ہے رہا یہ کہ اگر کوئی آدمی یہ کہے:عوام پر فلاں یا فلاں کی تقلید واجب ہے تو اس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے

شیخ الاسلام کی اس تحقیق کے سراسر برعکس دیوبندیوں کا یہ نعرہ ہے کہ

(يجب على العامة تقليد أبي حنيفة) عوام پر ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے

محمودالحسن دیوبندی صاحب نے تقلید کا وجوب ثابت کرنے کی کوشش میں قرآن کریم میں تحریف کردی ہے۔موصوف مذکور اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ:

(۱) تقلید کے بارے میں راجح قول یہی ہے کہ عامی کے لئے بھی تقلید جائز نہیں ہے۔دیکھئے ص
عامی پر یہ واجب ہے کہ وہ صحیح العقیدہ علماء سے قرآن وحدیث پوچھ کر اس پر عمل کرے۔ قرآن وحدیث پوچھنا اور اس پر عمل کرنا تقلید نہیں کہلاتا بلکہ اتباع واقتداء کہلاتا ہے،دیکھئے ص

یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا :

” فان تنازعتم فی شيء فردوه الی الله والرسول والی اولی الامرمنکم “

(ایضاح الادلہ ص ۹۷ طبع ۱۳۳۰ھ مطبع قاسمی مدرسہ دیوبند باہتمام حبیب الرحمٰن)

﴿ والی اولی الامرمنکم ﴾ کے اضافے کے ساتھ یہ ”آیت“ پورے قرآن میں کہیں موجود نہیں ہے یہ اضافہ محمود الحسن دیوبندی صاحب نے تقلید شخصی کو واجب قرار دینے کے لئے گھڑا ہے۔

دیوبندیوں کی اس تحریف کے رد کیلئے دیکھئے الشیخ حمود بن عبداللہ التویجری کی القول البلیغ فی التحذیر من جماعۃ التبلیغ“ ص ۱۱۹، ۱۴۰

نیز دیکھئے ہمارے شیخ بدیع الدین الراشدی کی کتاب ”الطوام المرعشة في تحريفات أهل الرأى المدهشة“

ان سطور سابقہ سے صاف ظاہر ہے کہ دیوبندی حضرات : اہل بدعت ہیں اور جہمیہ کی طرح ان کی بدعت شدید اور خطرناک ہے لہذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ، اہل حدیث : سلفی علماء کی یہی تحقیق ہے۔ ہمارے شیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ نے اس مسئلے پر ایک رسالہ ”امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئے“ لکھا ہے۔ پروفیسر عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ اور شیخنا ابوالرجال اللہ دتہ السوھدروی الوزیر آبادی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل تھے کہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی کا بھی یہی موقف ہے۔ جن علماء نے جواز کا فتوی دیا ہے ان تک دیوبندیوں کے عقائد مذکورہ نہیں پہنچے ہیں یا انہیں اس مسئلے پر تحقیق کا موقع نہیں ملا ہے۔

دیگر تفاصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب ”اکاذیب آل دیوبند“

آج کل دیوبندیوں کے علماء اور عوام عقائد دیوبند پر اس قدر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہیں کہ وہ سمجھانے کے باوجود بھی ان باطل عقائد ونظریات کو ترک کرنے کے لئے کسی طور پر تیار نہیں ہوتے بلکہ وہ یہ کہہ کر جان چھڑاتے ہیں کہ علماء نے جو لکھا ہے درست ہی لکھا ہے۔

اثنا عشری جعفری شیعہ حضرات : تحریفِ قرآن، تکفیرِ صحابہ وغیرہما باطل عقائد رکھتے ہیں مگر ان

کے بعض حضرات تقیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں۔علمائے اسلام انہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر تمہارے یہ عقائد نہیں ہیں تو ان عقائد رکھنے والے فلاں فلاں شخص کی تکفیر کرو۔ وہ اس تکفیر کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتے ۔اسی طرح بعض چالاک دیوبندی اپنے اکابر کے مشرکانہ عقائد کے بارے میں تقیہ کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں اور ہم صرف قرآن وحدیث ہی مانتے ہیں ۔انہیں علمائے اہل سنت (اہلِ حدیث) کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو تو اپنے ان اکابر سے برأت کا اعلان کرو جن کی کتابوں میں یہ عقائد مذکورہ درج ہیں ۔اور ان کے شرک و بدعت کا اعلانیہ اعتراف کرو۔مگر ایسا اعتراف اور اعلانِ برأت وہ کبھی نہیں کرتے بلکہ پکے اکابر پرست ہیں لہذا جب تک وہ اپنے ان اکابر سے صریح برأت نہ کریں ان کا وہی حکم ہے جو ان کے اکابر کا ہے۔

تنبیہ:

بعض شر پسند لوگ ،اہل حدیث سلفیوں کے خلاف وحید الزمان حیدر آبادی ،نواب صدیق حسن خان اور نواب نورالحسن وغیرھم کے حوالے پیش کرتے ہیں۔حالانکہ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی صاحب اعلانیہ لکھتے ہیں کہ:

''کیونکہ نواب صدیق حسن خان ،میاں نذیر حسین ،نواب وحیدالزمان ،میر نورالحسن ،مولوی محمد حسین اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے جو کتابیں لکھی ہیں اگر چہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے قرآن وحدیث کے مسائل لکھے ہیں لیکن غیر مقلدین کے تمام فرقوں کے علماء اور عوام بالاتفاق ان کتابوں کو غلط قرار دے کر مسترد کر چکے ہیں بلکہ برملا تقریروں میں کہتے ہیں کہ ان کتابوں کو آگ لگا دو''

(مجموعہ رسائل ج۱ص۲۲ تحقیق مسئلہ تقلید ص ٦)

جب تمام اہل حدیث علماء وعوام نے ان کتابوں کو رد کر دیا ہے تو ان کتابوں کے حوالے اہل حدیث کے خلاف پیش کرنا باطل بلکہ ابطل الاباطیل ہے۔

محمد عبدالحلیم چشتی کی کتاب ''حیات وحیدالزمان'' کی ایک عبارت کا یہ خلاصہ ہے کہ اہل حدیث کا

ایک بڑا گروہ مثلاً محدث شمس الحق عظیم آبادی، محمد حسین لاھوری، عبداللہ غازی پوری، فقیر اللہ پنجابی وغیرھم وحید الزمان حیدر آبادی سے ناراض اور بددل ہو گئے تھے۔ (دیکھئے ص ۱۰۱)

اہل حدیث کے نزدیک قرآن، حدیث اور اجماع حجت ہے اور مسائل کو سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں سمجھنا اور ماننا چاہیئے۔ اہل حدیث کے خلاف صرف وہی بات پیش کی جاسکتی ہے جو

(۱) کتاب وسنت واجماع اور فہم سلف صالحین کے خلاف نہ ہو

(۲) جس پر تمام اہلِ حدیث کا اجماع ہو۔ بعض اشخاص کی شاذ آراء نہ ہوں

وما علینا الا البلاغ

حافظ زبیر علی زئی

۲۲ محرم ۱۴۲۵ھ